الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name :	**Irfan**	Serial No :	**19195**
Address :	**Rawalpindi**	Date :	**4/17/2013**
Subject :	**HARAM-HALAL**	Contact No:	
Writer :	محمد وقار	Email :	

Mufti Saab: Salam, Mera sawal yeh hai ke Allah ke sukar se meri 4 betian hain or main apni betiun se bohat piyar karta hoon or ab meri biwi bi asi condition main nahin ke hum or bachoon ke bary main sochain hum logon ka kohi beta nahin aj kal Test Tube technology se suna hai ke marzi ke mutabiq "beta ya beti" paida karny ka Elaj kiya jata hai yeh kahan tak jaiz hai sharie toor par batahin Allah app ko jaz e khair atta farmahe. Irfan

میرا سوال یہ ہے کہ اللہ کے شکر سے میری چار بیٹیاں ہیں اور میں اپنی بیٹیوں سے بہت پیار کرتا ہوں، اب میری بیوی ایسی حالت میں نہیں کہ ہم اور بچوں کے بارے میں سوچیں، ہم لوگوں کا کوئی بیٹا نہیں، آج کل ٹیسٹ ٹیوب ٹیکنالوجی سے سُنا ہے کہ مرضی کے مطابق "بیٹا یا بیٹی" پیدا کرنے کا علاج کیا جاتا ہے، یہ کہاں تک جائز ہے شرعی طور بتائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح ہو کہ ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعہ حصول اولاد کے جو مختلف طرق رائج ہیں، سخت مجبوری کے تحت صرف ایک طریقہ کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، وہ یہ کہ منی اپنے زندہ شوہر کی ہو اور پھر شوہر کی منی اور بیوی کی منی کا باہم اختلاط کر کے یہ ٹیوب بیوی کے رحم میں رکھ دی جائے جہاں وہ حمل پرورش پائے اور یہ عمل خود بیوی یا اس کے شوہر سے کروایا جائے یا کسی ماہر معالجہ عورت سے کروایا جائے اور اس دوران ستر وحجاب کا بھی پورا خیال رکھا جائے کہ ضرورت سے زیادہ ہرگز نہ کھولا جائے۔

کما فی الفقہ الاسلامی: التلقیح الصناعی ھو استدخال المنی لرحم المرأۃ بدون جماع فان کان بماء الرجل لزوجتہ جاز شرعاً اذ لا محظور فیہ، بل قد یندب اذ کان ھناک مانع شرعی اھ (۳/۵۵۹) واللہ اعلم

محمد وقار
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۸/۸/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۸/۸/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ [illegible]
۶ شعبان ۱۴۳۵ھ

دار الافتاء [illegible]
19195
۱۴۳۵/۸/۱۹ھ

نائب رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

[illegible]
18/6/014